خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 83

Track - 6

05:49

''اسم اعظم کیا ہے؟ کیا کسی مشکل وقت میں اسم اعظم کا ورد کرسکتے ہیں؟''

یہاں یہ دنیا جو ہے ایک سسٹم ہے ایک نظام ہے۔ اسم اعظم سب سے بڑا اسم اعظم تو یہ ہے کہ آپ کے اندر تفکر ہو، اور اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور تعلق ہو۔ جب تک اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور تعلق نہیں ہوگا اسم اعظم بھی کام نہیں کرتا۔ اسم اعظم کا تو مطلب ہی یہ ہے کہ بندے کا اللہ سے ایک ایسا تعلق قائم ہوجاتا ہے اور بندے کو اللہ تعالیٰ کے اسم معلوم ہوجاتا ہے جس اسم کا وہ واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہے اور وہ دعا قبول ہوجاتی ہے۔تو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ سارا قرآن ہی اسم اعظم ہے۔ اگر قرآن پاک کی آیات میں تفکر کیا جائے تو سارا قرآن جو ہے اسم اعظم بن کر سامنے آجاتا ہے۔ ویسے اسم اعظم کا جہاں تک تعلق ہے روحانی نقطہ نظر سے وہ یہ ہے کہ ہر نوع کا ایک الگ اسم اعظم ہوتا ہے۔ اور نوع کا اسم اعظم کا مطلب یہ ہے کہ اس نوع کی جو تخلیق ہوئی ہے اس تخلیق کی جو بنیاد ہے وہ کسی نہ کسی اللہ تعالیٰ کے اسم کے اوپر ہے۔ جیسے رحمان اور رحیم تخلیق کی بنیاد ہے۔ پھر یہ ہر انسانوں کے لئے اسم اعظم الگ ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک اسم اعظم میں وہ ساری جو ہے کائنات ساری دنیا اس اسم اعظم میں بندھی ہوئی ہے۔ اسم اعظم الگ الگ ہوتے ہیں، انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی، اور نوعی اعتبار سے بھی، جب اسم اعظم کو اللہ تعالیٰ بتادیتے ہیں اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست اس طرح تعلق قائم ہوجاتا ہے کہ بندے جو بھی کچھ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سنتے ہیں اور اسے قبول فرمالیتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جب وہ اللہ کے بھروسے پر کوئی بات کہہ دیتے ہیں اللہ وہ پورا کردیتا ہے۔ اور جب وہ کسی بات کے لئے قسم کھالیتے ہیں تواللہ تعالیٰ اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے اس قسم کو پورا کرے۔اسم اعظم سے مراد دراصل یہ ہے کہ بندے کا اللہ کے ساتھ ایک خصوصی تعلق قائم ہوجاتا ہے اور خصوصی تعلق جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ایک اسم کے تحت ہوتا ہے۔ بہت سارے اسماء کے تحت بھی ہوتا ہے۔ تو اسم اعظم معلوم ہونا جیسا کہ آپ نے کہا صاحب ہمیں اسم اعظم معلوم ہوجائے تو اپنی مصیبتوں اور پریشانیوں میں اس سے مدد لے سکتے ہیں، اسم اعظم اس طرح تھوڑا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اسم اعظم پیغمبروں کو معلوم ہوتا ہے۔ یا اولیاء اللہ ہوتے ہیں جو ساری زندگی خدا کی تلاش میں گزار دیتے

ہیں۔جن کا مقصد اللہ کے علاوہ کچھ ہوتا ہی نہیں ہے۔ ان کی جو دنیاوی زندگی ہے۔ اسی میں ان کا کھانا ، ان کا پینا،ان کی شادی ، ان کے بچے سب جو ہیں وہ اللہ کے لئے ہوتے ہیں۔ اور ان کا ذہن ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ جو بھی کچھ کرتے ہیں اللہ کے لئے کرتے ہیں۔ اس وقت ان کو اسم اعظم معلوم ہوتا ہے۔ اسم اعظم ایسی چیز نہیں ہے کہ ہر آدمی اس کو معلوم کرکے اپنی مصیبتوں، پریشانیوں سے نجات حاصل کرلے۔ مثلاً ایک آدمی کو نوکری نہ ملے تو وہ کہے صاحب اسم اعظم معلوم ہو تو ہمیں نوکری مل جائے گی۔ وہ تو بہت ہی بے وقوفی کی بات ہے۔ روٹی تو کتے بھی کھارہے ہیں۔ بلیاں بھی کھارہی ہیں۔ کبوتر بھی کھارہے ہیں۔ کبوتروں کو کیا اسم اعظم معلوم ہے؟ ان کے بھی بچے ہورہے ہیں ۔ ان کی بھی شادیاں ہورہی ہیں۔ یہ صرف جو ہے یہ دھوکہ ہے۔ صاحب اسم اعظم معلوم کرکے آپ مصیبتوں ، پریشانیوں کو دور کریں۔ مصیبت اور پریشانی تو بندے کے اوپر آہی نہیں سکتی اگر اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پروٹیکشن میں جب کوئی بندہ آجاتا ہے تو اس کو اسم اعظم استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو پورا اللہ ہی اس کے پاس آگیا۔ وہ اللہ میاں کی پوری لامحدود ذات وصفات نے اس کے اوپر احاطہ کرلیا ہے۔ اور اپنی محبت کے ساتھ اس کی حفاظت کی۔ اصل بات ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں۔ مصیبتوں اور پریشانیوں سے نکلنے سے تو اللہ تعالیٰ سے محبت کے ساتھ تعلق قائم کرنا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قوم کا یا کسی فرد کا تعلق قائم ہوجاتا ہے تو مصیبتیں اور پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔ اور اس کو آسائش و آرام بھی ملتا ہے اور اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہوجاتا ہے۔

★★★★★